

فخر عظیم
نمبر 3451
ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 25 مارچ 1915
مقرر: سی۔ ایچ۔ اسپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن
مورخہ: خداوند کے دن کی شام، 5 جولائی 1868

لیکن حاشا کہ میں کسی چیز پر فخر کروں، سوائے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے، جس کے وسیلہ سے دنیا میرے "لئے مصلوب ہوئی، اور میں دنیا کے لئے۔"
گلٹیوں 14:6

اس "حاشا" کے ساتھ پولس رسول ہر قسم کے دنیوی فخر و مباہات کو صاف طور پر رد کرتا ہے، اور اپنے دل کی تمجید کا واحد مرکز فقط اُس برگزیدہ صلیب کو ٹھہراتا ہے۔

اور اگر تم ذرا غور کرو، تو پولس کے پاس بھی دنیا کے دستور کے مطابق فخر کرنے کے بہت سے اسباب موجود تھے۔ اگر وہ چاہتا، تو اپنے حسب و نسب پر فخر کر سکتا تھا، کیونکہ وہ "عبرانیوں میں عبرانی" تھا۔ وہ اپنی نسل کی نسبت اُن خالص عبرانیوں کی مانند، خود باپ ایمانداران ابرہام تک پہنچا سکتا تھا۔

اگر وہ چاہتا، تو اُس رسمی پرہیزگاری پر فخر کر سکتا تھا جو وہ پرانے عہد کی شریعت کے مطابق ادا کرتا رہا، کیونکہ وہ کہہ سکتا تھا کہ شریعت کے لحاظ سے وہ فریسی تھا—ایسا شخص جو قانون کی ہر چھوٹی بڑی شق پر عمل کرنے والا، عقائد کے ذرے ذرے کا نگہبان، جو مچھر تک نہ چھوڑتا، بلکہ اُس کے چھاننے میں بھی کوشاں رہتا۔

تاہم رسول نے نہ اپنے نسب پر فخر کیا، نہ اپنے رسم و رواج پر۔ وہ ان دونوں کو ترک کرتا ہے، اور گو اُس نے کبھی ان میں فخر محسوس کیا ہو، تو اب انہیں کوڑا سمجھتا ہے تاکہ مسیح کو حاصل کرے اور اُس میں پایا جائے۔

یقیناً، اگر رسول چاہتا، تو وہ اپنی شہادت بھری زندگی پر فخر کر سکتا تھا۔ اُس نے ایک موقع پر اپنے دکھوں کی فہرست بھی "پیش کی، اور یہ اضافہ کیا: "میں بیوقوف ہو گیا، تم نے مجھے مجبور کیا۔"

کیا وہ کوڑوں سے نہ پیٹا گیا؟ کیا وہ جہاز شکنی کا شکار نہ ہوا؟ کیا وہ ڈاکوؤں کے خوف، جھوٹے بھائیوں کے فریب، قید و بند اور سنگساری کے خطرات میں نہ پڑا؟ اور پھر بھی، تم کبھی اُسے اپنی اُس شہادت بھری زندگی پر فخر کرتے نہیں پاتے۔ "رسولوں میں وہ اُن دکھوں میں اول تھا، مگر پھر بھی کہتا ہے، "حاشا کہ میں اس پر فخر کروں"

وہ اُن مکاشفات پر فخر کر سکتا تھا جو اُسے عطا ہوئیں۔ ہم میں سے کس نے وہ کچھ دیکھا یا سنا ہے جو پولس نے اُس وقت دیکھا اور سنا، جب وہ تیسرے آسمان تک اُٹھایا گیا اور اُن باتوں کو سنا جو کسی انسان کو کبھی روا نہیں؟ اگر وہ چاہتا، تو ان مکاشفات پر فخر کر سکتا تھا، مگر اُس نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے کہا، "حاشا کہ میں فخر کروں"—اور اُس کا یہ "حاشا" اُن مکاشفات کو بھی شامل کر لیتا ہے۔

عالموں کی محفل میں پولس کو برتر مقام حاصل ہو سکتا تھا۔ وہ ایریوپیگس میں گفتگو کرنے کا اہل تھا، کیونکہ اُس گہرے اجتماع میں شاید ہی کوئی اُس سے زیادہ دانا یا عمیق ذہن والا ہو، جو پہلے "طرسوسی ساؤل" کہلاتا تھا۔ بھائیو، اُس کے خطوط کو پڑھو۔ کیا وہ بیکن کی حکمت اور آنزک نیوٹن کی فراست سے معمور نظر نہیں آتا؟

وہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کسی سوال کی تہ تک پہنچ جاتا ہے، جہاں دوسرے فقط اُس کے گرد گرد چکر لگا کر کچھ بھی نہ پا سکتے۔

تاہم، باوجود اِس کے کہ اُسے اپنی خدا داد قابلیتوں پر ایک انسانی مسرت ضرور حاصل ہوتی ہو گی، اور وہ جانتا ہو گا کہ وہ اُن "اکا مالک ہے—پھر بھی وہ اُن کے بارے میں کہتا ہے، "حاشا کہ میں اُن پر فخر کروں"

وہ یوں معلوم ہوتا ہے گویا جو کچھ اُس کے پاس تھا، جو کچھ اُس نے کیا، اور جو کچھ وہ تھا—وہ سب کچھ اُس نے ترک کر دیا، اور ایک ہی بات کو لے کر آگے بڑھا، کہ اُس کے لبوں پر کوئی اور نغمہ نہ رہا، اور اُس کے دل میں کوئی اور محبت نہ رہی،

سوائے اس کے کہ یسوع، جو انسانوں کے بیٹوں کے لیے مصلوب ہوا۔ یسوع، جو قوموں میں عظیم ٹھہرے۔ یسوع، جو ذبح کیا گیا برّہ ہے، انسانوں کے لیے مُردوں میں سے زندگی، اور گڑھے میں گرنے سے نجات ٹھہرے۔

حاشا! وہ کہتا ہے — وہ یادگار کلمہ، وہ فصیح اعلان، وہ جلالی، نفس کو رد کرنے والا مگر روح کو سر بلند کرنے والا عزم "—! حاشا کہ میں فخر کروں، سوائے ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے

— ہم اس وقت ہر نکتہ پر مختصر گفتگو کریں گے، لیکن پہلا سوال فطری طور پر یہ ہو گا

I

وہ صلیب کیا ہے، جس پر پولس نے فخر کرنے کا ارادہ کیا؟ :

اے بھائیو، تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں کہ پولس نے کبھی مادی صلیب یا صلیب کے نشان کو کوئی وقعت نہ دی۔ تم جانتے ہو کہ صلیب کا نشان بنانا اور اُس کی مذہبی تعظیم کرنا، ایسی ہی خرافات ہیں جیسے جادوگری پر ایمان رکھنا—اور شاید جب لوگ روشن ضمیر ہوں گے، تو وہ حیران ہوں گے کہ آخر کچھ لوگ یہ کیوں کر سمجھ بیٹھے کہ صلیب کے نشان میں دائرہ یا مستطیل سے زیادہ تقدیس ہو سکتی ہے؟ کیونکہ فی الحقیقت صلیب کے نشان میں کوئی پاکیزگی نہیں، اور میں اکثر تمنا کرتا ہوں کہ کاش بعض مسیحی اس نشان کو اہمیت نہ دیتے، کیونکہ یہ بظاہر اُس شے کی طرف جھکاؤ دکھاتا ہے جو خرافاتی عقیدت کو جنم دیتی ہے۔

پولس کی مراد ہرگز یہ نہ تھی۔ اگر وہ آج زندہ ہوتا، تو وہ صلیب یا صلیب کے مجسم نشان کے ہر قسم کے خرافاتی استعمال کو حقارت سے ٹھکرا دیتا، اور مجھے اُمید ہے کہ اُس کا رد عمل وہی ہوتا جو افسس میں ہوا، جہاں لوگوں نے اپنے جادوی کتبے جلا ڈالے۔ اسی طرح آج بھی لوگ اپنے مذہبی لباس، اپنے ترکش، اپنے پرنقش و نگار ملبوسات اور تمام ریاکارانہ آرائشوں کو اکٹھا کر کے ایک شعلہ ور انبار میں جلا ڈالیں—اور یہ سب خُداوند مسیح کی سچی صلیب کی منادی کے باعث ہو۔

تو پھر رسول کی مراد کیا تھی؟ اُس کا مطلب، ایک لفظ میں، کفارہ کی وہ عظیم تعلیم تھی، جو خُدا کے بیٹے نے گناہ کے لیے کلوری کے پہاڑ پر پیش کی۔ "صلیب" دراصل اُس متبادل دُکھ کا خلاصہ ہے، اُس نیابتی قربانی کی علامت ہے، جس میں راستباز نے ناراستوں کے لیے اپنی جان دے دی، تاکہ ہمیں خُدا کے حضور لے آئے۔

رسول کبھی اس معاملے میں غیر واضح نہ تھا۔ جہاں کہیں گیا، اُس نے یہی منادی کی کہ "خُدا مسیح میں تھا، دنیا کو اپنے ساتھ میل دیتا ہوا، اُن کی خطاؤں کو اُن کے ذمہ نہ لگاتا۔" اُس کے بیانات ہمیشہ صاف اور دو ٹوک ہوتے: "اُسے خُدا نے ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لیے ٹھہرایا، نہ فقط ہمارے گناہوں کے لیے، بلکہ تمام دنیا کے لیے۔"

وہ ہمیشہ کہتا کہ یسوع مسیح نے ہمارے گناہ اپنے بدن پر صلیب پر اُٹھا لیے—کہ وہ ہماری جگہ سزا بھگتنے والا ٹھہرا؛ کہ عدلِ الہی کے تقاضے فدیہ دہندہ کی موت سے پورے ہوئے؛ کہ وہ ہمارے لیے لعنت بنایا گیا تاکہ ہم اُس میں خُدا کی برکات کے وارث ٹھہریں؛ کہ جس نے گناہ نہ کیا، خُدا نے اُسے ہمارے لیے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں خُدا کی راستبازی بن جائیں۔

پولس کا سب سے بڑا نکتہ یہی تھا کہ یسوع نے درحقیقت ہمارے بدلے میں دُکھ اُٹھایا تاکہ عدلِ الہی کو قائم رکھے، اور ہماری سزا خود سہ لے۔

اور اُس کا مطلب اُس انجیل سے بھی تھا جو صلیب سے پھوٹتی ہے، اور جو ان چند الفاظ میں مضمّن ہے: "جو ایمان لاتا ہے اور بپتسمہ لیتا ہے، نجات پائے گا۔" جو اُس پر ایمان لاتا ہے، وہ محکوم نہیں۔ "خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، تو نجات پائے گا۔"

پولس نے لوگوں کو بتایا کہ خُدا کا بیٹا انسان بنا، اور انسانی صورت میں دُکھ اُٹھایا تاکہ انسانوں کے گناہ مٹا دے، اور جو کوئی بھی، تمام دنیا میں کہیں بھی، اُس پر ایمان لائے اور اُس کے کام پر آرام کرے، وہ نجات پائے گا۔

یہی انجیل اُس نے ہر جگہ منادی کی—وحشی ہو یا اسکیتھی، یہی خوشخبری۔ یونانی ہو یا یہودی، یہی پیغام۔ جاہل ہو یا عالم، بادشاہ ہو یا کسان—اُس کی ایک ہی صدا تھی: ایک زخمی نجات دہندہ، اور ایک گناہگار جو اُس کی طرف دیکھتا ہے؛ ایک زندہ مسیح جو مر گیا تاکہ ایک مرتی ہوئی دنیا زندہ ہو۔

یہی وہ انجیل ہے جسے ہم ہر سبت تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں، جو تمہاری جانوں کو بچاتی ہے، اور جسے تم ان الفاظ میں گاتے ہوئے خوشی سے قبول کرتے ہو:

ایک چشمہ ہے خون سے بہرا
جو ایمانوئیل کی رگوں سے بہا
اور جو گناہگار اُس میں ڈوبا
"اُس کا ہر داغ مٹ گیا"

یہی وہ "صلیب" تھی جس پر پولس نے فخر کرنے کا عزم کیا۔

II

اس خاص تعلیم یا حقیقت میں ایسا کیا تھا جس پر رسول فخر کرے؟ :

جواب یہ ہے کہ اولاً، خود اُس حقیقت میں جلال ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے جو اپنی ذات میں یگانہ ہے، بے نظیر اور بے مثال۔

غیر قوموں کی دیومالائی کہانیوں نے عجیب و غریب افسانے گھڑے، مگر اُن سب میں بھی کوئی چیز ایسی دلاویز نہ تھی، خواہ وہ سچ بھی نہ ہوئی، اور نہ ہی کوئی تصور ایسا کامل، جیسے یہ—کہ خُدا، جو خود موردِ اذیت تھا، اپنا اکلوتا بیٹا دے دے، تاکہ عدلِ الہی کو ٹھیس نہ پہنچے، اور ساتھ ہی اُس کی رحمت کو بھی پوری آزادی حاصل ہو؛ کہ وہ اکلوتا بیٹا مرے، تاکہ مجرم زندہ رہیں۔

انسانی شاعری کی پوری وسعت میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔ لوگوں نے خوبصورت خیالات میں شاعری کی، اور بعض نے مسیح کے آنے کی پیش گوئی بھی کی، اور عجائبات کی نبوتیں سنائیں، مگر تمام قوموں کے تمام شاعروں میں سے کسی نے بھی کبھی ایسا تصور نہ باندھا—کہ وہ جو موردِ اذیت تھا، وہی مر جائے تاکہ مجرم زندہ رہیں۔

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ "

"محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبت رکھی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی۔"
"اے پیارو، دیکھو باپ نے ہمیں کیسی محبت بخشی۔"

یہ ایک حقیقت کہ خُدا، آسمان کی سلطنت سے اُتر کر، زمین کی بندگی کو انسانی صورت میں قبول کرے، اور اپنے آپ کو گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے—یہ خُدا کی لامحدود حکمت کو اُس کی لانتہا محبت کے ساتھ آشکار کرتا ہے، اور اُس کی باقی صفات پر بھی آسمانی نور ڈال دیتا ہے۔ یہ عجائب میں عجیب، اور حیرتوں میں حیرت ہے، جس پر ایمان رکھنے والا جتنا چاہے فخر کر سکتا ہے، اور کرے۔

تم جانتے ہو کہ ہم اس حقیقت پر شک نہیں کرتے۔ ہم اسے تمہارے ہوئے ہیں، بلکہ ہم اِس پر یقین رکھتے ہیں، اور یہ ہمارے لیے بڑی ہی سچی حقیقت ہے۔

کئی برس پہلے میں لندن کے ایک سوسینی عبادت خانہ کے پاس سے گزر رہا تھا، اور وہاں ایک تختی دیکھی، جس پر لکھا تھا کی جگہ "Crucifixion" کہ اتوار کی صبح کا خطبہ کسی سیاسی موضوع پر ہو گا، اور شام کو مصلوبی پر—لیکن اُس نے لکھا تھا۔ "Crucifixion"۔

اور میں نے سوچا، "اُہ! بالکل درست—اگرچہ تمہاری نیت یہ نہ ہو، مگر حقیقت یہی ہے—تمہارے لیے یہ فقط ایک افسانہ ہے؛ لیکن ہمارے لیے یہ حقیقت ہے۔"

ہم یقین رکھتے ہیں کہ یسوع کا خون حقیقی طور پر گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُس نے واقعی اپنی جان قربان کی تاکہ ہمیں ہماری بدکرداری سے نجات دے۔ اور ہمارے لیے آسمان کے نیچے، بلکہ خود آسمان میں بھی سب سے بڑی، سب سے بلند، اور رُوح کو جھنجھوڑ دینے والی حقیقت یہی ہے—کہ یسوع مسیح گناہگاروں کو بچانے کے لیے دنیا میں آیا، اور اُنہیں بچانے کے لیے جان دی۔

چنانچہ رسول اس حقیقت میں بطور حقیقت فخر کرتا تھا۔

اور پھر، رسول اُس سادہ پن میں بھی فخر کرتا تھا جو اِس حقیقت کے پیغام میں مضمر ہے۔

اکثر یہ کہا جاتا ہے، "اوہ! یہ انجیل کے منادی کرنے والے، یہ لوگ جو مسیح کا چرچا کرتے ہیں، یہ عوامی مبلغ—یہ سب سطحی سوچ کے حامل ہیں۔ یہ صرف معمولی سی باتیں کہتے ہیں۔ یہ جرمن فلسفیوں کو نہیں پڑھتے، نہ ہی یہ حقیقت کی تہ میں جا کر کیچڑ کو چھیڑتے ہیں—یہ تو بس لوگوں کو ایسی صاف اور عام فہم باتیں سناتے ہیں جنہیں سننے کے لیے انیسویں صدی کا باشعور انسان کیوں کر آئے گا؟"

مگر عجیب بات یہ ہے کہ سننے والے وہی لوگ ہوتے ہیں! اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ شاید دنیا میں سادہ دل بھی بہت ہیں۔

لیکن اگر ہم کسی بات پر فخر کرتے ہیں، تو وہ اس سچائی کی کامل سادگی ہے جسے ہم منادی کرتے ہیں۔ اگر مسیح کی صلیب کسی ایسی عجیب گتھی ہوتی، جسے صرف وہی شخص سمجھ سکتا جو پچاس برس کی تربیت یافتہ فلسفیانہ ذہانت رکھتا ہو—تو پھر ہمیں یوں لگتا کہ اس کو بیان کرنا شاید سودمند نہ ہو، کیونکہ فائدہ اُسی کو ہوتا جو اُسے سمجھ سکتا۔

لیکن ہم خُدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس تمہارے لیے ایک سادہ انجیل ہے، کیونکہ دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جنہیں نجات کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی عقلمندوں کو، مگر وہ بچائے نہ جا سکتے اگر انجیل سادہ نہ ہوتی۔

میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ جب مسیح کو یتیم خانہ میں سنایا جاتا ہے، تو وہاں ایمان لایا جاتا ہے۔ جب اندھیر قوموں کو سنایا جاتا ہے، تو وہ قبول کرتی ہیں۔ اور وہ اُن کے لیے بھی اُنٹا ہی شیریں اور قیمتی ہے جو پڑھنا نہیں جانتے، جتنا اُن کے لیے جو بلند ترین تعلیم یافتہ ہیں۔

"!نہیں، ہم شرمندہ نہیں، اور کبھی نہ ہوں گے، اس لیے کہ انجیل کا پیغام سادہ ہے: "ایمان لا، اور جیتا رہ ہم تو یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی بھی عظیم سچائی جب تک سادہ نہ ہو، دل میں اُتر نہیں سکتی۔ ہمیں تو یوں دکھائی دیتا ہے کہ اُس کی سادگی ہی اُس کے جلال کا ایک جزو ہے—کہ خُدا کی مشابہت اُسی میں ہے کہ وہ ہمیں ایسی خوشخبری دے، جو چند الفاظ میں سادہ انسانوں کی زبان سے بیان کی جا سکے، نہ کہ ایسی الجھی اور گتھی ہوئی تعلیم دے، جس کا مفہوم کبھی سمجھ میں نہ آئے۔

ہم خُدا کے شکر گزار ہیں، اے پیارے سننے والے، کہ نجات کا راستہ تجھ پر ظاہر کرنے کے لیے ہمیں زیادہ وقت درکار نہیں۔ یسوع پر ایمان لا—یعنی اُس پر بھروسا رکھ؛ پورے دل سے اُس پر توکل کر۔ اپنے آپ کو اُس پر ڈال دے—جب تُو اُس کے قدموں میں گرتا ہے، تو اُس سے نیچے نہیں گر سکتا۔ اپنے آپ کو اُس کے بازوؤں پر چھوڑ دے، اُس کی شفاعت پر بھروسا رکھ، اور تو نجات پالے گا۔ حاشا کہ ہم کسی اور بات میں فخر کریں، سوائے اس سادگی کے، جسے بعض لوگ شدید حقارت سے دیکھتے ہیں۔

پولس فخر کرتا تھا، اور ہم بھی فخر کرتے ہیں، اُس انجیل کی آزادی اور موزونیت پر۔ رسول کبھی کسی ایسی جگہ نہ پہنچا، جہاں انجیل موزوں نہ ہو۔ "کبھی کبھار، تم میں سے کچھ نوجوان جو خدمت میں نکلتے ہو، تم پوچھتے ہو گے، "اچھا، آج کون سا موضوع لوں؟ میرا تم سے کہنا ہے—جہاں کہیں بھی جاؤ، یسوع مسیح کو سناؤ—اور وہ ہر جماعت کے لیے موزوں ہو گا۔ اور اگر کوئی جماعت اُس سے ناواقف ہو، تو وہ کسی بھی بات سے واقف نہ ہو سکے گی—بلکہ اُس جماعت کو دوگنی مقدار میں مسیح کی منادی کی جائے، جب تک وہ اُسی میں تسلی نہ پائیں۔

یسوع مسیح کو بلند کرو!
!چاہے سامعین معزز ہوں یا مفلس، صلیب کے کفارہ کو سناؤ
مرنے والے نجات دہندہ کو انسانوں کی جگہ پیش کرو—اور یہ پیغام کبھی موسم سے باہر نہیں ہوتا۔

وہ لوگ جو تنوع اور تازگی کے شوق میں اپنی کتاب مقدس سے منہ موڑ لیتے ہیں، اُن کی حالت اُن تاجروں جیسی ہے جو پُر منفعت کاروبار چھوڑ کر ایسی تجارت کی طرف لپکتے ہیں، جس میں سوائے دیوالیہ کے کچھ نہیں۔

!صلیب کے قریب رہو
کیونکہ اُس ایک ہی مضمون میں بے شمار تنوع ہے۔
وہ گویا ایسا ہیرا ہے، جس کے ہزاروں پہلو ہیں، اور ہر پہلو اپنی نرمی سے روشنی بکھیرتا ہے۔
تم یسوع مسیح کو آسمان کے فرشتوں کے سامنے بھی ابد تک سناؤ گے، اور اُن پر خُدا کی بے پایاں دولت آشکار کرو گے—مگر یہ مضمون کبھی ختم نہ ہو گا۔

اِکتنی عظیم برکت ہے یہ، کہ مسیح کی صلیب پر اُس شخص کے لیے موزوں ہے، جس سے ہم ملتے ہیں اگر تُو یسوع کی صلیب کو قیدی کے کال کوٹھری میں لے جائے، تو اُس سوئی ہوئی جان کو جگانے کے لیے اُس سے زیادہ مؤثر کوئی چیز نہیں۔

اگر تُو مجرموں کے پاس لے جائے—افسوس! کہ وہ کتنے زیادہ ہیں!—تو یہی اُن کے لیے چلچال کی مرہم ہے۔ اسے لے جا کر گلی کوچوں، غربت زدہ محلّوں، گندی بستیوں، اور اُس جگہ جہاں سڑکیں بے نوری سے کراہتی ہیں—اور یہ کہانی، اِس انسان کی کہانی، مسیح یسوع کی، جس نے محبت کی اور جان دے دی—ہر دل کو چھو جاتی ہے۔

تم نے گرین لینڈ کے لوگوں کی کہانی تو سنی ہو گی۔ مشنریوں نے سوچا کہ پہلے انہیں تثلیث کی تعلیم دینی چاہیے، اور وہ اُس پر منادی کرتے رہے، مگر اُن لوگوں کو اُس میں کوئی دل چسپی نہ تھی۔

مگر اُن میں سے ایک جب یوحنا کے تیسرے باب کی تفسیر کر رہا تھا، تو وہ اُس مبارک آیت پر پہنچا کیونکہ خُدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ "ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

"تو گرین لینڈ والوں نے اُس کا ہاتھ روکا، اور کہا، "یہ تم نے پہلے ہمیں کیوں نہ بتایا؟" اُس نے کہا، "میں نے سوچا پہلے کچھ اور حقائق بیان کر لوں۔"

"انہوں نے کہا، "ہم اُن سب باتوں کو یا تو پہلے ہی جانتے تھے، یا سمجھ سکتے تھے—مگر یہ تم نے پہلے کیوں نہ کہا؟ اُس وقت سے، اُن صالح مورایونوں نے مسیح کو ویسا ہی بلند کیا جیسا موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو بلند کیا، اور گرین لینڈ کے لوگوں کی آنکھیں اور دل مسیح کی طرف اُٹھنے لگے، اور یسوع مسیح اُس ملک کا فخر ٹھہرا۔"

ہم صلیب کے پیغام کے بارے میں وہی کہہ سکتے ہیں جو داؤد نے جُلّیات کی تلوار کے بارے میں کہا تھا "اِس کی مانند اور کوئی نہیں!" یہ ہر جگہ موزوں ہے، جہاں بھی ہم پائے جائیں۔

اے بھائیو، پولس بے شک صلیب پر فخر کرتا تھا، خاص کر اگر تم اُن عظیم نتائج کو یاد کرو جو اِس کی مسلسل اور وفادار منادی سے حاصل ہوتے ہیں۔ کوئی سرزمین ایسی نہیں جہاں صلیب بلند کی گئی ہو اور وہ بہتر نہ ہوئی ہو۔ حتیٰ کہ وہ ممالک بھی، جہاں ہم نے مشن کو ظاہری طور پر ناکام دیکھا، وہاں بھی برکات حاصل ہوئیں۔ اگر لوگ ایمان نہ بھی لائے، تو بھی روشنی کا اُن کی تاریکی سے ٹکرا جانا کچھ نہ کچھ ضرور کر گیا، اگرچہ وہ سب کچھ نہ کر سکا جس کی ہم تمنا رکھتے تھے۔

ذرا اُن جنوبی سمندری جزیروں کو دیکھو، جہاں وحشی لوگ کپڑے پہنے اور پوش و خرد میں آچکے ہیں۔ آج رات، اگر تم تصور کی پرواز پر سوار ہو سکو، تو بیچوانہ قوم کے اُن دیہاتوں تک پہنچو، جہاں محترم مافٹ نے بُش مین قوم کے درمیان خدمت کی—جن کے بارے میں کسی وقت شک تھا کہ آیا اُن کی رُوح بھی ہے—اور دیکھو کہ وہاں کیا کچھ ہو چکا ہے!

اباں، بلکہ اسی ملک میں، جہاں گناہ بکثرت ہیں، ہم اپنے وحشی باپ دادا سے کس قدر مختلف ہو چکے ہیں اور ایڈنبرا، لندن، اور گلاسگو اِس کی گواہی دیتے ہیں کہ کس طرح ایک کلیسیا یا عبادت گاہ کے قیام نے اِس دُور کی مشرک آبادی کو مسیحی جماعت میں بدل دیا۔

یہی وہ عظیم اُوزار ہے جو اقوام کو اُٹھاتا ہے۔ جہاں کہیں یسوع کی منادی کی جاتی ہے، وہاں نشانیاں اور اثرات ظاہر ہوتے ہیں، جن پر ہم بجا طور پر شادمان ہو سکتے ہیں۔

کتنے ہی گھرانے، جو کبھی ناپاک اور دُکھ بھری حالت میں تھے، اب شادمانی اور تسلی کا مرکز بن گئے، کیونکہ اُن کا باپ مسیحی ہو گیا۔ کتنے ہی مرد، جو پہلے شراب خانوں اور شراب گھروں میں لڑکھڑاتے داخل ہوتے تھے، اب نیا نغمہ گاتے ہیں، اور اُس مئے اِسے سیراب ہوتے ہیں جو صاف کی گئی ہے، اور جو برکت سے معمور ہے

خدا کا فضل ہمارے درمیان کتنی تبدیلیاں لا رہا ہے ہم میں سے بعض تو اُس تبدیلی کی گواہی اپنی زندگی سے دے سکتے ہیں، کیونکہ ہم خود بھی بدل گئے ہیں۔

،اور ہم پھر کہیں گے
"احاشا کہ میں کسی اور چیز پر فخر کروں، سوائے اپنے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے"

تم جانتے ہو، جب کل شب میں اِس آیت پر غور کر رہا تھا، تو میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں
کیونکہ بعض اوقات بند آنکھوں سے زیادہ کچھ دکھائی دیتا ہے۔
اور جیسے میں نے نگاہ کی، مجھے یوں محسوس ہوا کہ ایک صلیب میرے سامنے ہے، اور وہ بڑھتی جا رہی ہے۔
میں نے اُسے ویسا دیکھا جیسا کبھی نہ دیکھا تھا۔
وہ میرے سامنے بڑھتی گئی۔ ہر لمحہ بڑی ہوتی گئی۔
—میں نے اُسے زمین کی طرف اُترتے دیکھا، اور جب اُس کا پاؤں زمین میں اُترا، تو قبریں کھلنے لگیں
—کیونکہ قیامت صلیب سے آتی ہے
اور خود جہنم کانپنے لگا، کیونکہ اُس مملکتِ ظلمت کو صلیب جیسا کوئی چیز متزلزل نہیں کرتی۔

پھر میں نے اُوپر نظر کی، تو وہ صلیب بڑھتی گئی، یہاں تک کہ آسمان تک جا پہنچی
اور اُس کے ساتھ دسیوں ہزار نجات یافتہ رُوحیں اوپر اُٹھ گئیں۔
:اور میرے ذہن میں وہ آیت آئی

،میں صلیبِ مسیح میں فخر کرتا ہوں"
جو زمانہ کی بربادیوں پر بلند ہے؛
ساری مقدس کہانی کی روشنی
"اُس کے جلیل سر پر مجتمع ہوتی ہے۔

،میں نے نیچے دیکھا، اور اُس کی افقی لکیر کو پھیلتے دیکھا
،اور وہ مشرق اور مغرب تک دراز ہوتی گئی
،اور اُس نے خُدا کی ساری قوموں کے گناہوں کو اُٹھا لیا
اور اُنہیں فراموشی کی جگہ لے گئی، جہاں وہ کبھی پھر نہ پائے جائیں گے۔
،اور ایک سایہ، جو کائنات جتنا وسیع تھا
،ہر مخلوق پر چھا گیا
،اور جہاں بھی وہ سایہ گرا
وہاں آسمان کی برکتیں برسنے لگیں۔

—آہ! ہمارے خُداوند یسوع کی مصلوبی
!کیسی گہری، کیسی بلند، کیسی وسیع ہے
،تصور اُس کی گہرائی کو ناپ نہیں سکتا
مگر جان اُس میں سرور پاتی ہے۔

،اور پھر، جب میں نے بند آنکھوں سے مزید نظر کی
،تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ایک فاختاؤں کا غول ہے
،جو سہما ہوا اور خوفزدہ ہے
،اور بجا طور پر، کیونکہ تیر انداز اُن کے پیچھے تھے
اور تیز تیروں نے اُن کے سینوں کو چھیدنے کے قریب کر دیا تھا۔
،بلکہ کچھ سخت زخمی بھی ہو چکی تھیں
،اور وہ جھاڑیوں میں اڑ گئیں
،اور سمندروں کی طرف نکلیں
،اور بیابان میں جا چھپیں
،مگر وہ تیروں سے نہ بچ سکیں
اور اُنہیں پاؤں ٹکانے کی جگہ نہ ملی۔

،بالآخر ایک دن وہ صلیب پر اُتریں
،اور اُنہوں نے دیکھا کہ ہر تیر اب چوک جاتا ہے
اور جو دہرا زور لگا کر اُن پر چھوڑے گئے تھے، وہ بھی چکناچور ہو کر زمین پر گرے۔

،کوئی فاختر زخمی نہ ہوئی
بلکہ سب کو اُس میں پناہ ملی۔

،اے خداوند، مجھے اُن فاختر میں سے ایک بنا
اور میری جان کو میرے رُوحانی دشمنوں کے تیروں سے بچا۔
،مجھے اپنے نجات دہندہ کی قیمتی صلیب پر پناہ دے
!کیونکہ وہاں پناہ ہے، اور فقط وہیں پناہ ہے

—پھر منظر بدل گیا، اور میں نے تمام زمین کو ویسا دیکھا جیسا بارش کے بغیر دکھائی دیتا ہے
،سب کچھ خشک، جھلسا ہوا
اور ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ جلنے کو تیار ہے۔
،پودے سر جھکائے کھڑے تھے
—اور پھول یوں لگتے تھے جیسے وہ آسمان سے فرشتوں کے آنسو کے انتظار میں مرجھا رہے ہوں
مگر کچھ نہ برسا۔

،پھر میں نے دیکھا کہ جہاں کہیں صلیب کا سایہ پڑتا
،وہاں سب کچھ سبز اور شاداب تھا
جیسے بہار آ گئی ہو۔
،ہر پھول یوں لگتا تھا گویا وہ شبنم پی رہا ہو
اور اُس نے اپنا پیالہ اُس روشنی کی طرف کھول رکھا ہو جو صلیب سے نکل رہی تھی۔
،جہاں صلیب کا سایہ پڑا، وہ زمین بابرکت تھی
مگر باقی سب جگہ بے حاصل۔

اور کیا واقعی ایسا نہیں؟
،جہاں کہیں کفارے کے خون کا اثر ہے
...جہاں کہیں صلیب کی مکمل منادی کی جاتی اور قبول کی جاتی ہے

—ہر وہ جان جو صلیب کے سایہ میں آتی ہے، برکت پاتی ہے، خوش ہوتی ہے، اور پھل لاتی ہے
،مگر جہاں یہ تاثیر نہیں پہنچتی، وہاں بنجر ویرانی ہے
اور آسمان کی شبنم وہاں نہیں برستی۔

،اور جب میں نے اور نظر کی
—تو میرے سامنے ایک قافلہ نمودار ہوا
،اونٹ تھے، اور سینکڑوں مرد، جو اُن کے ہانکنے والے تھے
اور سب کے سب گرمی سے بے حال، ہانپتے اور نڈھال تھے۔
،وہ ایک کنویں کی طرف بڑھے
پتھر کو لڑھکایا، مگر پانی نہ پایا۔
،پھر وہ آگے چلے
ہر قدم پر گویا گرنے کو تیار۔
،اُن کے سامنے پانی کی ایک ٹھنڈی ندی دکھائی دی
،مگر وہ سراب نکلی
اور وہ ٹھٹھا پا گئے۔

،پھر مجھے دکھائی دیا کہ وہ یکایک صلیب کے قدموں پر آ رُکے
،اور اُس کے نیچے ایک صاف و شفاف چشمہ پھوٹ نکلا
،اور ہر ایک نے اُس سے پیا
اور تازگی پا کر اپنی راہ پر چل دیا۔

اور آدمزاد کیا ہیں
،مگر ایک عظیم قافلہ
جو نامعلوم سرزمینوں کی طرف رواں دواں ہے؟

اور اُن میں سے کسی ایک کے لیے بھی کہاں پانی ہے
سوائے صلیب کے قدموں پر؟

،اگر وہ وہاں سے پٹیں
تو زندہ رہیں گے۔
،اگر نہ پٹیں
تو اُن کے لیے کچھ بھی نہیں۔

،اور بہت سے اور مناظر بھی میری نظر سے گزرے
،مگر اب اُن سب کا بیان ممکن نہیں
،کیونکہ ہم نے اس دوسرے نقطہ پر بہت وقت صرف کر لیا ہے
اب تیسرے نقطہ کی طرف بڑھتے ہیں۔

،اگر ہم مسیح کی صلیب پر فخر کرتے ہیں .III
تو ہم اُسے ثابت کیسے کریں؟

ہمیں اُسے ثابت کرنا ہو گا
اُس صلیب پر بھروسہ رکھ کر۔
،اگر کفارہ ہمارا واحد سہارا نہ ہو
تو ہم اُس میں فخر کرنے کا دعویٰ بے معنی کرتے ہیں۔

پھر ہمیں اُسے ثابت کرنا ہو گا
،جب دوسرے اُس پر اعتراض کریں
—تب ہم اُس عقیدہ میں مضبوط کھڑے ہوں
یعنی مسیح کی نیابت میں دی گئی قربانی پر ہمارا بھروسہ اٹل ہو۔

پھر، ہمیں اُس کو ثابت کرنا ہو گا
اپنی غیرت اور جوش سے، اُسے دوسروں تک پہنچا کر۔
ہمیں حتی المقدور یہ خوشخبری دوسروں کو سنانی چاہیے
"کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے، ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔"

مگر یہاں کچھ ایسے بھی ہیں
،جو خدمتِ کلام کے لیے بلائے گئے ہیں
:پس اُن سے میں خاص طور پر کہوں گا

،اگر ہم واقعی صلیب پر فخر کرتے ہیں
تو اُس کا سب سے اعلیٰ ثبوت یہ ہو گا
کہ ہم اُس کے لیے دکھ سہنے کو تیار ہوں۔

،ہر شخص جو خدمت میں بلایا گیا ہے
—وہ سینٹ پال کیتھیڈرل کے گنبد سے یہ سبق لے
کہ وہاں زمین کے کرہ پر صلیب بلند ہے۔

اب سے تمہیں اپنے تمام معاملات میں
صلیب کو دنیا سے بلند رکھنا ہو گا۔
تمہارے واعظوں کا مقصد
،دولت کمانا یا انسانوں سے واہ واہ پانا نہیں
—بلکہ یسوع کا منادی کرنا اور جانوں کو جیتنا ہونا چاہیے
تبھی تم ثابت کرو گے
کہ تم واقعی صلیب میں فخر کرتے ہو۔

مگر سب سے اہم طریقہ یہ ہے
کہ ہم اُس کی منادی ہمیشہ کریں۔

اے نوجوانو جو خدمت میں آنے کو ہو
میں تمہیں کیا نصیحت دوں
جو تمہارے لیے سب سے زیادہ مفید ہو؟
:یہی کہ
!صلیب سے چمٹے رہو
!ہمیشہ یسوع مسیح کی منادی کرو

میرا ماننا ہے کہ
کوئی وعظ ایسا نہ ہو
جس میں ایمان سے نجات کی تعلیم نہ ہو۔
میں ایک بھی پیغام کو
ایمان لانے اور زندگی پانے کی دعوت کے بغیر ختم نہ کرنا چاہوں گا۔

آہ! کاش ہماری زبانیں
!محض یسوع ہی کا ذکر کرتیں
،کاش ہم کچھ کچھ ردر فورڈ جیسے ہوتے
جس کے بارے میں کہا جاتا ہے
،کہ وہ ہر اور مضمون پر تو دہلی آواز میں بولتا تھا
،مگر جب وہ مسیح کا ذکر کرتا
،تو وہ چھوٹا آدمی لمبا ہو جاتا
،اور اُس کی آواز گرجتی
:یہاں تک کہ ایک امیر سننے والا چیخ اٹھا
"اب تو تُو ٹھیک نار چھیڑ رہا ہے"

آہ! بلاشبہ یہ ایسا مضمون ہے
،جو گونگوں کو بولنے پر
—اور مُردوں کو جی اٹھنے پر مجبور کر دے
کہ وہ انہیں اور یسوع مسیح کی اُس عجیب و غریب محبت کا بیان کریں۔

میں نے اپنی قلیل مہلت میں
یوں ظاہر کیا ہے
کہ ہم کس طرح صلیب میں فخر کر سکتے ہیں۔

،مگر اگر ہم واقعی ایسا کرتے ہیں
تو یہ نہ سمجھیں
—کہ ہم چاندی کے جوتوں میں جنت میں داخل ہوں گے
:کیونکہ رسول فرماتا ہے
"جس کے وسیلہ سے دنیا میرے لیے مصلوب ہوئی، اور میں دنیا کے لیے۔"

:یہاں دو صلیبیں ہیں
،ایک وہ، جس پر دنیا مصلوب ہے
اور ایک وہ، جس پر پولس خود مصلوب ہے۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے
،کہ جب سے پولس نے یسوع مسیح سے محبت کی
اُس نے دنیا سے محبت کھو دی۔

وہ اُسے ایک مفلس، مصلوب، مرنے والی چیز سمجھنے لگا
 —اور اُس سے منہ پھیر لیا
 جیسے تم کسی مجرم کو زنجیروں میں جھولتا دیکھ کر
 چہرہ پھیر لو
 ،اور کہو
 "اے کاش میں کہیں اور چلا جاؤں"

پس پولس کو یوں دکھائی دیتا تھا کہ گویا دُنیا صلیب پر لٹکی ہوئی ہے —پہانسی کے تختہ پر۔
 وہ کہتا ہے: "دیکھو! یہی ہے میرا خیال تجھ سے، اے دُنیا، اور تیری شان و شوکت، اور تیرا زور، اور تیرا مال و دولت، اور
 تیری ناموری کا۔ تُو تو ایک مجرم کی مانند صلیب پر کھینچا گیا ہے، مصلوب کیا گیا ہے۔ میں تجھ پر ایک انجیر کا پتّا بھی
 نہ چھاور نہ کروں۔ میں تجھ سے بمکلام ہونے کو اپنی ایڑی بھی نہ موڑوں۔ جو کچھ تُو مجھے دے سکتی ہے، وہ میرے لیے ویسا
 "ہی ہے ذوق ہے جیسے مجھے سور کے لیے چھلکے دیے جائیں —اپنے خنزیروں کو دے، وہی اُن پر موٹا ہوں۔"

تم جانتے ہو کہ دُنیا "رسول کے جانشینوں" کے لیے مصلوب نہیں ہوئی
 اور نہ اُن سب کے لیے جو محض پیشہ ور خطیب ہیں۔
 —وہ اپنی روزی اُس سے کماتے ہیں
 —وہ دُنیا سے نفع اٹھاتے ہیں
 ریاست یا کلیسیا انہیں اجرت دیتی ہے۔
 دُنیا اُن کے لیے مصلوب نہیں ہوئی۔
 —یہی وہ تبدیلی ہے جو زمانہ کے ساتھ آ گئی ہے
 ،مگر اُس پہلے رسول کے لیے
 دُنیا مصلوب ہو چکی تھی۔

اب دوسری صلیب پر غور کرو۔
 وہاں پولس مصلوب ہے۔
 ،جس طرح پولس کو دُنیا کی کچھ پروا نہیں
 اُسی طرح دُنیا کو بھی پولس کی کوئی پروا نہیں۔

!دُنیا کہتی ہے، "اوہ! وہ دیوانہ پولس
 ،کبھی وہ ایک سمجھدار آدمی تھا
 مگر اب وہ اُس مصلوب پر ایمان کے خیال میں پاگل ہو چکا ہے۔
 "اوہ شخص احمق ہے
 سو دُنیا اُسے بھی صلیب پر چڑھا دیتی ہے۔

،یہی کچھ اوتھر کے ساتھ ہوا
 ،جب اُس نے کہا
 میری اور روم کے پاپا کی آپس میں کوئی محبت باقی نہیں۔"
 ،وہ مجھے نفرت کرتا ہے
 "اور میں اُسے دل و جان سے نفرت کرتا ہوں۔

سو یہی حال ہوتا ہے دُنیا اور حقیقی مسیحی کا۔
 ،اگر وہ مسیح پر فخر کرے
 تو اُسے یہ توقع رکھنی چاہیے
 ،کہ وہ غلط سمجھا جائے گا
 ،اُس کی بدنامی ہو گی
 اور وہ حملوں کا نشانہ بنے گا۔

،اور دوسری طرف
 وہ یہ بھی کہے گا
 کہ "میں دُنیا کی عزت سے اُس کی ذلت بہتر سمجھتا ہوں؛

دُنیا کی محبت سے اُس کی نفرت بہتر جانتا ہوں؛
"کیونکہ دُنیا کی محبت خُدا سے دُشمنی ہے۔"

مبارک ہو تم،
جب لوگ تم پر جھوٹے الزام لگائیں گے
مسیح کی خاطر اور خوشخبری کی خاطر۔

اے مسیحیو،
اپنے حساب میں طوفانی موسم کو شامل کرو
اور ایسے جہاز بناؤ
جو دوچار طوفانوں کا سامنا کر سکیں۔

خُداوند سے دعا کرو
کہ وہ تمہیں اتنی فضل بخشے
کہ تم اُس قیمتی نجات دہندہ کے لیے
دُکھ سہنے اور برداشت کرنے کے لائق بنو،
جو تمہیں اُس وقت اجر دے گا
—جب تم اُسے چہرہ بہ چہرہ دیکھو گے
کیونکہ اُس کے ساتھ ایک گھڑی، سب کچھ کا مداوا ہو گی۔

پس، وفادار رہو
اور خُداوند تمہاری مدد کرے
کہ تم بھی یوں ہی
مسیح کی صلیب پر فخر کرو۔
آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
گلتیوں 31-12:4؛ 4-1:5؛ 26-19؛ 11-1:6

گلتیوں 31-12:4

آیت 12:

اے بھائیو! میں تم سے منت کرتا ہوں کہ جیسے میں ہوں ویسے ہی تم بھی ہو جاؤ، کیونکہ میں بھی تمہاری مانند ہو چکا ہوں۔ تم
نے مجھے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔
اُس نے انہیں خوشخبری سنائی تھی، اور بعد میں جھوٹے معلّم اُنے جنہوں نے اُن کی محبتوں کو اُس سے برگشتہ کیا۔ —
وہ کہتا ہے:
"میں تو آج بھی ویسا ہی ہوں جیسا کل تھا"
"کاش تم بھی میرے لیے ویسی ہی محبت رکھتے جیسے پہلے رکھتے تھے۔"

آیات 13-14:

تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی جسمانی کمزوری کے سبب سے تمہیں پہلی بار خوشخبری سنائی
،اور جو آزمائش میرے جسم میں تھی
،تم نے نہ اُس سے گھن کی
،نہ اُسے رد کیا
—بلکہ مجھے خدا کے فرشتہ کی مانند قبول کیا
بلکہ مسیح یسوع کی مانند۔

وہ اس بات پر زور دیتا ہے
کہ جب وہ پہلی بار اُن کے پاس آیا تو وہ اُس کی تعلیم پر نہایت شادمان تھے۔

اب وہ کسی اور تعلیم کی طرف مائل ہو گئے ہیں،
اور پولس کو اس کا افسوس اُن کے نقصان کی وجہ سے ہے
نہ کہ اپنے ذاتی نقصان کی وجہ سے۔

:آیت 15

پھر وہ مُبارکی کہاں گئی جس کا تم ذکر کیا کرتے تھے؟
جب تم کہتے تھے کہ "کاش ہم پولس کے ایام میں زندہ ہوتے
"اِکے وہ سادہ اور راست گو معلم ہے

:آیات 15-16

کیونکہ میں تمہارے حق میں یہ گواہی دیتا ہوں
کہ اگر ممکن ہوتا
تو تم اپنی آنکھیں نکال کر مجھے دے دیتے۔
پھر کیا میں اب تمہارا دشمن ہو گیا ہوں
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں؟

اِہ! کتنے ہیں جو محض سچائی سنانے کے باعث دشمن ٹھہرائے گئے
—کیونکہ انسان کی فطرت مراسم اور ظاہری دینداری کی طرف مائل ہے
اُسے کچھ نہ کچھ حسین
دلنواز

یا محسوس کرنے کے قابل چاہیئے
تاکہ وہ سادہ ایمان کے ساتھ کچھ مکس کر سکے۔
اور پولس تو دوپہر کی روشنی کی مانند ایسی ہر چیز کے خلاف تھا
اور یوں گلٹیوں کو آخر کار اُس سے خفگی ہوئی۔
وہ کچھ نہ کر سکا
مگر یہ بات اُس کے دل کو دکھ دیتی تھی۔

:آیت 17

وہ بڑی سرگرمی سے تم پر مہربان ہونے کے دعویدار ہیں
لیکن نیک نیتی سے نہیں؛
بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ہم سے جدا کریں
تاکہ تم اُن کے متوالے بنو۔

وہ تمہیں ہماری محبت سے جدا کرنا چاہتے ہیں، تاکہ تم اُن کے پیچھے دوڑو۔ یہ جھوٹے معلمین ہمیں تمہارے دلوں سے خارج کر
دینا چاہتے ہیں، تاکہ تمہارے دل ان کی طرف مائل ہوں۔

21-18

مگر نیک کام میں سرگرم ہونا ہمیشہ ہی اچھا ہے، نہ فقط جب میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ اے میرے بچو! جن کے لیے میں
ایک بار پھر درد زہ برداشت کر رہا ہوں، جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑ لے، میں چاہتا ہوں کہ اب تمہارے پاس اؤں،
اور اپنی آواز کو بدل دوں، کیونکہ میں تمہارے بارے میں حیران ہوں۔ کہو تو اے وہ لوگو، جو شریعت کے ماتحت ہونا چاہتے ہو،
کیا تم شریعت کی سنتے نہیں؟

23-22

کیونکہ لکھا ہے کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے، ایک لونڈی سے، اور ایک آزاد عورت سے۔ لیکن جو لونڈی سے تھا، وہ جسم کے
مطابق پیدا ہوا؛ یعنی آدمی کی طاقت سے۔ اور جو آزاد عورت سے تھا، وہ وعدہ کے وسیلہ سے؛ یعنی خدا کی قدرت سے، اُس
وقت پیدا ہوا جب ماں باپ دونوں تولید سے عاجز ہو چکے تھے۔

24

یہ سب باتیں تمثیل ہیں، کیونکہ یہ دو عہد ہیں؛ ایک طور پہاڑ سے ہے، جو غلامی کو جنم دیتا ہے، اور وہ ہاجرہ ہے۔

25

کیونکہ ہاجرہ عرب میں طور پہاڑ ہے، اور اُس کا تعلق موجودہ یروشلم سے ہے، جو اپنے فرزندوں سمیت غلامی میں ہے۔

26

لیکن جو یروشلم اُپر ہے، وہ آزاد ہے، اور وہ ہم سب کی ماں ہے۔

29-27

کیونکہ لکھا ہے: "اے بانجھ، جو نہیں جنتی، خوشی منا! اور جو دردِ زہ نہیں اٹھاتی، نعرہ مار! کیونکہ سنسان کی اولاد اُس سے۔ زیادہ ہے، جس کا شوہر ہے۔" پس اے بھائیو! ہم وعدہ کے فرزند ہیں، جیسے اسحاق تھا۔ لیکن جس طرح اُس وقت جسم کے مطابق پیدا ہونے والے نے رُوح کے مطابق پیدا ہونے والے کو ستایا، ویسا ہی اب بھی ہے۔

31-30

تو کلامِ مقدس کیا فرماتا ہے؟ "لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال دے، کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد عورت کے بیٹے کے ساتھ وارث۔ نہ ہوگا۔" پس اے بھائیو! ہم لونڈی کے فرزند نہیں، بلکہ آزاد عورت کے فرزند ہیں۔

یقیناً، ذیل کے اقتباس کا ترجمہ مقدس بائبل کی وین ڈانک طرز پر کیا گیا ہے، تا کہ کلامِ الہی کی وقار اور شاعرانہ طرز قائم رہے

5 گلتیوں

پس اُس آزادی میں قائم رہو جس سے مسیح نے ہمیں آزاد کیا، اور دوبارہ غلامی کے جوئے میں نہ جُتو۔ دیکھو، میں پولس ۱-۴۔ تم سے کہتا ہوں، کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اور میں ایک بار پھر ہر اُس شخص کو جو ختنہ کراتا ہے، گواہی دیتا ہوں کہ اُسے ساری شریعت پر عمل کرنا فرض ہے۔ تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو، مسیح سے جُدا کیے گئے ہو؛ تم فضل سے گر گئے ہو۔

اگر تم نجات کو اعمال کے وسیلہ سے پانا چاہتے ہو، تو جاؤ—تم لونڈی کی اولاد ہو، نہ کہ وعدہ کے فرزند۔

21-19

اب جسم کے اعمال ظاہر ہیں، اور وہ یہ ہیں: زنا، حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادوگری، دشمنی، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقہ، فتنہ، بدعتیں، حسد، قتل، نشہ بازی، عیاشی، اور ان جیسے اور بھی

یہ سیاہ فہرست ہے، لیکن گناہ بے حد باردار ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان سب کو ترک کریں، ورنہ ہم یہ ظاہر نہ کریں گے کہ ہم خُدا کے رُوح کی رہنمائی میں ہیں یا اُس کے فضل کے وارث ہیں۔

21

جن کے بارے میں میں تمہیں پہلے سے کہہ چکا ہوں، جیسا کہ اب بھی کہتا ہوں، کہ جو ایسے کام کرتے ہیں وہ خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔

اس فہرست کو دھیان سے پڑھو، اور اپنے ضمیر سے پوچھو: "کیا میں ان میں شامل ہوں؟" اگر ایسا ہے، تو اس گمان میں نہ رہو کہ صرف سچی تعلیم کا اقرار یا مذہبی رسمیں تمہیں بچا سکتی ہیں۔ جب تک تم جسم کی ان خواہشوں اور بد اعمالیوں سے رہائی نہ پاؤ، تم خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہو سکتے۔

23-22

لیکن رُوح کا پہل یہ ہے: محبت، خوشی، سلامتی، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمان، حلم، پرہیزگاری: ایسے کاموں کے خلاف کوئی . شریعت نہیں۔

نہ انسانی نہ آسمانی شریعت۔ یہ وہ پہل ہیں جو ہر طرف قابل تعریف ہیں۔ لیکن اگر یہ ہم میں نہیں پائے جاتے، تو سمجھو کہ رُوح ہم میں نہیں، کیونکہ رُوح کا ہونا، رُوح کا پہل لانے کا سبب ضرور بنتا ہے۔

26-24

اور جو مسیح کے ہیں، انہوں نے اپنے جسم کو اُس کی خواہشوں اور شہوتوں سمیت مصلوب کر دیا ہے۔ اگر ہم رُوح میں زندہ . ہیں، تو رُوح میں چلنا بھی لازم ہے۔

ہمیں بے سبب جاہ و جلال کے طالب نہ بنو۔
یہ ایک عام گناہ ہے—چمکنے کی خواہش، چاہے ہم عزت کے لائق ہوں یا نہ ہوں، پھر بھی ہمیشہ پہلا مقام چاہتے ہیں۔ "بے فائدہ جاہ و جلال کے طالب نہ بنو۔"

26

ایک دوسرے کو چھڑانے والے نہ بنو، اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔ .

اگر ہر شخص محبت کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرے، اور ہر ایک سب سے نیچے بیٹھنے کو تیار ہو، تو یہ بدی پھر کبھی نہ دیکھی جائے۔

یقیناً! ذیل کا متن گلتیوں 6 کا مقدس اردو ترجمہ ہے، جو وین ڈانک بائبل کے فصیح و بلیغ، باوقار اور ادبی اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے:

گلتیوں 6

آیت 1:

اے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی خطا میں پکڑا جائے، تو تم جو رُوحانی ہو اُسے نرمی کی رُوح کے ساتھ بحال کرو، اور اپنے تنہیں بھی دیکھ، کہیں تُو بھی آزمائش میں نہ پڑے۔
کیونکہ جب کوئی راستہ سے پیچھے رہ جاتا ہے، تو اکثر یہی ہوتا ہے کہ وہ کسی لغزش میں جا گرتا ہے۔ لیکن رُوح کے فرزندوں پر فرض ہے کہ وہ اُس کو سنبھالیں، نہ کہ گرا کر بھول جائیں۔

آیت 2:

تم ایک دوسرے کے بوجھ اٹھاؤ، اور اس طرح مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔
اگر تیرا بوجھ ہلکا ہے، تو کسی دوسرے کے بوجھ میں شریک ہو جا۔

آیت 3:

کیونکہ اگر کوئی اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں، تو وہ اپنے آپ کو فریب دیتا ہے۔
ایسا شخص فقط اپنے ہی دل کو دھوکہ دیتا ہے، کیونکہ باقی سب لوگ تو سچائی کو پہچان لیتے ہیں۔

آیت 4-5:

بلکہ ہر ایک اپنا ہی کام آزمائے، اور تب وہ فقط اپنے میں فخر کرے، نہ کہ دوسرے میں۔ کیونکہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اٹھائے گا۔

اگرچہ ہم ایک دوسرے کے غم میں شریک ہو سکتے ہیں، مگر ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے کام اور اپنی جواب دہی کا بوجھ خود اٹھائے۔

:آیت 6

جو کلام میں تعلیم پاتا ہے، وہ تعلیم دینے والے کو ہر طرح کی دنیوی بھلائی میں شریک کرے۔
جس نے تجھے آسمانی خزانے دیے، تو بھی اُسے زمینی برکتوں سے محروم نہ رکھ

:آیت 7-8

فریب نہ کھاؤ، خُدا تھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا: کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے، وہی کاٹے گا۔
جو اپنے جسم کے لیے بوتا ہے، وہ جسم سے فنا کاٹے گا؛ لیکن جو رُوح کے لیے بوتا ہے، وہ رُوح سے ہمیشہ کی زندگی کاٹے گا۔

:آیت 9-10

اور نیکو کاری میں سُسٹ نہ ہو، کیونکہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں تو وقت پر کاٹیں گے۔ پس جب تک موقع ہے، سب کے ساتھ نیکی کریں، خاص کر اُن کے ساتھ جو ایمان کے گھرانے کے ہیں۔
ایمان داروں کو پہلا حق حاصل ہے، کیونکہ وہ ہمارے رُوحانی بھائی اور مسیح میں شریک وارث ہیں۔

:آیت 11

دیکھو، میں نے کس بڑے حروف سے تمہیں اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔
کیونکہ پولس عام طور پر اپنے خطوط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا تھا، شاید بینائی کی کمزوری کے سبب۔ پس جب اُس نے خود لکھا، تو بڑے حروف میں، زور دے کر لکھا، تاکہ کلام کی اہمیت ظاہر ہو۔